جلد ۳۴ | ۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۳ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے گھٹنے میں تا حال درد ہے۔ لیکن نسبتاً کم احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری اور جناب شیخ فضل حسین صاحب کل شام کی گاڑی سے دہلی آریوں سے مناظرہ کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

کل بعد نماز عصر مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی کی لڑکی حبیبہ اختر صاحبہ کا ختنہ ہوا۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے علاوہ اور بھی کئی اصحاب شامل ہوئے۔ اور دعا کی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(معاذ اللہ) اللہ تعالےٰ کو نہ جھٹلاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہ کرو۔ قرآن اور حدیث کو نہ چھوڑو

"میرا انکار میرا انکار نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ اور اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار ہے۔ کیونکہ جو میری تکذیب کرتا ہے۔ وہ میری تکذیب سے پہلے معاذ اللہ اللہ تعالےٰ کو جھوٹا ٹھہرا لیتا ہے۔ جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ اندرونی اور بیرونی فساد حد سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے باوجود وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے انکی اصلاح کا کوئی انتظام نہ کیا جبکہ وہ اس امر پر بظاہر ایمان لاتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے آیت استخلاف میں وعدہ کیا تھا۔ کہ موسوی سلسلہ کیطرح اس محمدی سلسلہ میں بھی خلفاء کا سلسلہ قائم کریگا۔ مگر اسنے معاذ اللہ اس وعدہ کو پورا نہیں کیا۔ اور اسوقت کوئی خلیفہ اس امت میں نہیں۔ اور نہ صرف یہاں تک ہی۔ بلکہ اس بات سے بھی انکار کرنا پڑیگا کہ قرآن شریف نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسےٰ قرار دیا ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے معاذ اللہ۔ کیونکہ اس سلسلہ کی اس مشابہت اور مماثلت کے لئے ضروری تھا۔ کہ اس چودھویں صدی کے سر پر اس امت میں سے ایک مسیح پیدا ہوتا۔ اسی طرح جیسے موسوی سلسلہ میں چودھویں صدی پر ایک مسیح آیا۔ اور اسی طرح پر قرآن شریف کی اس آیت کو بھی جھٹلانا پڑیگا۔ جو وآخرین منہم لما یلحقوا بھم میں ایک آنے والے احمد کے بروز کی خبر دیتی ہے۔ اور اسطرح پر قرآن کی بہت سی آئتیں ہیں۔ جن کی تکذیب لازم آئیگی۔ بلکہ میں دعوےٰ سے کہتا ہوں کہ الحمد سے لیکر والناس تک سارا قرآن شریف چھوڑنا پڑیگا۔ پھر سوچو کیا میری تکذیب کوئی آسان امر ہے۔ یہ میں از خود نہیں کہتا۔ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حق یہی ہے۔ کہ جو مجھے چھوڑیگا۔ اور میری تکذیب کریگا۔ خواہ وہ زبان سے نہ کرے۔ مگر اپنے عمل سے اسنے سارے قرآن شریف کی تکذیب کردی ہے اور خدا کو چھوڑ دیا۔ اسکی طرف میرے ایک الہام میں اشارہ ہے۔ انت منی وانا منک بیشک میری تکذیب سے خدا تعالےٰ کی تکذیب لازم آتی ہے اور میرا اقرار سے خدا تعالےٰ کی تصدیق ہوتی ہے اور اسکی ہستی پر قوی ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر میری تکذیب میری تکذیب نہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے اب کوئی اس سے پہلے کہ میری تکذیب اور انکار کے لئے جرأت کرے۔ ذرا اپنے دل میں سوچے اور اس سے فتوےٰ طلب کرے۔ کہ وہ کس کی تکذیب کرتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کیوں تکذیب ہوتی ہے۔ اس طرح پر کہ آپ نے جو وعدہ کیا تھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آئیگا وہ معاذ اللہ جھوٹا نکلا۔ اور پھر آپ نے جو امامکم منکم فرمایا تھا۔ وہ بھی معاذ اللہ غلط ہوا۔ اور آپ نے جو صلیبی فتنہ کے وقت ایک مسیح و مہدی کے آنیکی بشارت دی تھی وہ بھی معاذ اللہ غلط نکلی۔ کیونکہ فتنہ تو موجود ہو گیا۔ مگر وہ آنے والا امام نہ آیا۔ اب ان باتوں کو جب کوئی تسلیم کریگا عملی طور پر کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب ٹھہر یگا یا نہیں۔ پس پھر میں کھولکر کہتا ہوں کہ میری تکذیب آسان امر نہیں۔ مجھے کافر کہنے سے پہلے خود کافر بننا ہو گا۔ مجھے بے دین اور گمراہ کہنے میں دیر ہو گی مگر پہلے اپنی گمراہی اور روسیاہی کو مان لینا پڑیگا۔ مجھے قرآن اور حدیث کو چھوڑنے والا کہنے سے پہلے خود قرآن اور حدیث کو چھوڑ دینا پڑیگا۔ اور پھر بھی وہی چھوڑیگا۔ میں

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش

شہداء علی الناس بننے اور تبلیغ دین نہ کرنے کے متعلق مسلمانوں کا عذر

از ایڈیٹر

اخبار کوثر نے "ہر مسلمان کا فرض حیات" بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"شہادت علی الناس یا تبلیغ دین محض بطور ایک نیکی اور دینداری کے کام کے مطلوب نہیں ہے۔ اور نہ محض مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کے لئے مطلوب ہے۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت عام کا جو مقصد اس امت کے ہاتھوں پورا ہونا ہے۔ یہ اس کا مطالبہ ہے۔ جو اللہ کے ہر اس بندے کو ادا کرنا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں داخل ہے۔ یہ ایک فریضہ رسالت ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ تعالے نے اس امت پر ڈالا ہے۔ اور اگر مسلمان اس فرض کی ادائیگی میں ادنی کوتاہی بھی کریں۔ تو وہ اس فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کوتاہی کرینگے۔ جس پر اللہ تعالے نے ان کو سرفراز کیا ہے۔ اور اس کوتاہی کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالی ان کو خیر امت کے منصب سے محروم کر دے۔ اور دنیا کی گمراہی کا وبال ان کے سر آئے۔ کیونکہ آج خلق پر اتمام حجت کا ذریعہ یہی ہیں۔ اگر یہ اتمام حجت نہ کریں۔ تو دنیا قیامت کے دن اللہ تعالے کے سامنے اپنی گمراہیوں کے لئے یہ عذر کر سکتی ہے۔ کہ تو نے جن کو شہداء علی الناس بنایا تھا۔ انہوں نے ہمارے سامنے تیرے دین کی تبلیغ نہیں کی۔ ورنہ ہم ان ضلالتوں میں نہ پڑتے۔ اور مسلمان اس الزام کا کوئی جواب نہ دے سکینگے"۔

مگر یہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں داخل ہونے والا ہر شخص شہداء علی الناس بننے اور تبلیغ دین کرنے کی اہلیت اور قابلیت بھی رکھتا ہو ایسی صورت میں اگر مسلمان اس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کریں۔ تو وہ ہر سزا کے مستحق ہو سکتے ہیں لیکن جب ان میں اس فرض کی ادائیگی کی اہلیت ہی مفقود ہو چکی اور وہ خود دین اسلام سے بے بہرہ ہو گئے۔ تو قیامت کے دن اللہ تعالے کے سامنے وہ یہ عذر کر سکتے ہیں۔ کہ الہی تیرے مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا تھا۔ کہ میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ جبکہ لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ کہ اس وقت اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائیگا۔ اور تیری علیم وخبیر ہستی سے یہ پوشیدہ نہیں۔ کہ فی الواقعہ ہم پر ایسا زمانہ آ ہی گیا۔ تو دیکھتا تھا۔ کہ ہم اسلام سے بالکل ناواقف ہو گئے تجھے معلوم تھا۔ کہ ہم ظلمتوں اور گمراہیوں میں گھر گئے تجھے علم تھا۔ کہ ہم قرآن کے علوم سے بالکل بیگانہ ہو گئے۔ مگر تو نے ہماری ہدایت کا کوئی انتظام نہ کیا۔ اسلام کی حقیقی تعلیم سے واقف کرنے کے لئے کوئی سامان نہ کیا۔ اور باوجود پہلے زمانوں سے زیادہ شدت کے ساتھ گمراہی اور ضلالت کے پھیل جانے کے اپنا کوئی مامور اور مرسل نہ بھیجا۔ انبیاء مبعوث کرنے کا جو سلسلہ جاری تھا۔ اسے کلیتہً بند کر دیا۔ ایسی صورت میں ہم کس طرح شہداء علی الناس بن سکتے۔ اور کس طرح تیرے دین کی تبلیغ کر سکتے۔ اور کیونکر خلق پر اتمام حجت کا ذریعہ بن سکتے۔

ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور فرمایئے۔ مسلمانوں کا یہ عذر کتنا معقول اور کتنا وزنی ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام سے ان کے برگشتہ ہو جانے کی خبر پہلے سے موجود تھی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان فرمودہ تھی۔ اور وہ حرف بحرف پوری ہو گئی۔ ایسی حالت میں اگر مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانے اور اسلام کی تعلیم سے واقف کرنے کا خدا تعالے نے کوئی انتظام نہیں کیا۔ اپنا کوئی مامور اور مرسل نہیں بھیجا۔ حتی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کی اصلاح اور اسلام کے غلبہ کے لئے جس مسیح موعود کے آنے کی خبر دی تھی۔ اسے بھی آسمان پر ہی روک رکھا ہے۔ اور مہدی مسعود کو زمین پر پیدا نہیں کیا۔ تو پھر دنیا کی گمراہی کا وبال مسلمانوں کے سر کس طرح آ سکتا ہے۔ وہ تو اپنا بوجھ اٹھانے کے بھی قابل نہیں۔ دوسروں کا بوجھ ان پر کس طرح رکھا جا سکتا ہے۔

ہر ایک مسلمان مانتا ہے۔ کہ خدا تعالی سب سے بڑا عادل اور سب سے بڑا منصف ہے۔ اس کے عدل و انصاف میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایسی عادل اور منصف ہستی موجودہ زمانہ کے اس قدر مجبور اور معذور مسلمان کہلانے والوں کی حالت کو دیکھتے اور جانتے ہوئے دنیا کی گمراہی کا وبال ان کے سر رکھ دے۔ بحالیکہ خود ان کی ہدایت کا کوئی سامان نہ کرے۔ وہ لوگ جو بات بات پر یہ کہتے ہیں۔ کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کسی اور نبی کی بعثت ہونے والی نہیں"۔ "آپ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں"۔ "اب کسی اور نبی کی بعثت ہونے والی نہیں"۔ (کوثر ۵ فروری) ان کا فرض ہے۔ کہ اس مشکل کو حل کریں۔

مکرم چودہری خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے کے اعزاز میں دعوت چائے

قادیان ۱۱ فروری کل بعد نماز عصر مکرم جناب مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری نے مکرم چودہری خلیل احمد صاحب ناصر کے اعزاز میں جو تبلیغ اسلام کے لئے امریکہ کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ آنریبل چودہری اسد محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ جناب صوفی حافظ غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس اور بعض اور اصحاب شریک ہوئے۔ ناشتہ کے بعد دعا کی گئی۔

تحصیل بٹالہ کا پولنگ

قادیان ۱۲ فروری۔ آج اس حلقہ میں فتح گڑھ اور چوہدری والا تھانہ بٹالہ میں پولنگ تھا۔ اس وقت تک خدا تعالے کے فضل سے چوہدری فتح محمد صاحب سیال ہماری شمار کے مطابق ۹۱۷۳ ووٹ حاصل کر چکے ہیں۔ اب پولنگ کا صرف ایک دن باقی ہے۔ جو کل مورخہ ۱۳ فروری کو سری گوبند پور میں ہوگا۔ اللہ تعالی اس کام کے آخری مرحلہ کو خیر و عافیت اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ انجام تک پہنچائے۔ آمین۔

کل اخبار کیوں شائع نہ ہوا

۱۱-۱۲ فروری کی درمیانی شب قادیان میں بجلی فیل ہو جانے کی وجہ سے ٹائیٹل نہ چھپ سکا۔ اس لئے ۱۲ فروری کا اخبار نہ شائع کیا گیا۔

(منیجر)

ضرورتِ نبوّت

اللہ تعالےٰ نے جو اس گلشن عالم کا مالک کائنات جہاں کا خالق اور انسانوں کا پیدا کنندہ ہے۔ اپنی رحمت کاملہ سے انسان کی تمام ضروریات کو پورا کیا۔ ہر ظاہری و باطنی احتیاج کو پورا کرنے کے سامان پیدا فرمائے اٰتاکم من کل ما سألتموہ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا۔ جیسا کہ اس نے جسم کی زندگی۔ بقا اور نشوونما کے لئے پانی غذائیں۔ اور روشنی وغیرہ کو پیدا فرمایا۔ ویسے ہی اس نے روح کی زندگی کے لئے آبحیات نازل فرمایا۔ اور تاریکیوں کو پاش پاش کرنے کے لئے منور سورج پیدا فرمائے۔ ابتدائے آفرینش سے ایسا ہی ہوتا آیا۔ کہ جب ارواح پر مردنی اور ظلمت کا زمانہ آیا۔ مخلوق اپنے خالق سے بیگانہ ہوگئی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا زندگی بخش کلام نازل کیا۔ اور آسمانی نور ظاہر فرمایا وہ پانی کلام نبوت اور وہ نور خدا تعالےٰ کے نبی ہیں۔ جو ضرورت حقہ کے وقت آئے۔ اور عین موقعہ پر مبعوث ہوئے ان میں سے ہر ایک نے آکر یہی کہا ؎

میں وہ پانی ہوں جو اترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

انبیاء کی ضرورت کا انکار

ان برگزیدگان بارگاہ ایزدی نے آکر گم گشتگان راہ حق کو آستانہ الوہیت پر ناصیہ فرسا بنایا۔ پژمردہ قوموں کو نشأۃ ثانیہ کا سبق پڑھایا۔ مردوں کو زندگی۔ اندھوں کو آنکھیں اور بہروں کو کان بخشے۔ خونخوار اور درندوں کو انسان۔ با اخلاق انسان۔ باخدا انسان بلکہ خدا نما انسان بنایا۔ وہ دینی کشتی کے ناخدا مخلوق خدا کے ہادی اور راہ نما اور صفات الٰہیہ کے مظہر ہو کر چمکے۔ ان کی جاں سپاری و جاں فشانی نے دنیا میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کئے۔ سچ تو یہ ہے کہ ؎

گر نبودی در جہاں امکان ایں خیل پاک
کار دیں ماندے سراسر ابترے

مگر باوجود اس حقیقت کے یہ امر کس قدر حیران کن ہے۔ کہ جب کبھی کوئی برگزیدہ خدا دنیا کی ہدایت کے لئے آیا۔ اہل دنیا نے اس کی آمد کو بے ضرورت اور بے محل قرار دیا۔ اور تمسخر اور استہزاء۔ توہین اور تکذیب کے درپے ہو گئے۔ جہاں تک تاریخ ہمارا ساتھ دیتی ہے۔ انبیاء کے ساتھ دنیا والوں کا یہی وطیرہ نظر آتا ہے۔ آدم صفی اللہ کی بعثت کی ضرورت سے انکار کرتے ہوئے فرشتوں تک نے کہہ دیا۔ اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک۔ حضرت نوحؑ آئے۔ ان کی آمد کو بے ضرورت قرار دیا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ مبعوث ہوئے ان کی نبوت کا انکار کیا گیا۔ اسی طریقہ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا یا حسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔ افسوس بندوں پر کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آیا۔ انہوں نے اس سے استہزاء کیا۔

نبیوں کی ضرورت کے منکر

نبیوں کی ضرورت کا انکار کرنے والے لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) جو سرے سے ہی نبوت اور الہام کی ضرورت کے منکر ہیں۔ اور عقل انسانی کو تمام روحانی مشکلات کا مشکل کشا خیال کرتے ہیں۔ گویا یہ لوگ ضرورت مطلقہ کے انکاری ہیں۔ جیسے برہمو سماجی (۲) ایک خاص وقت یا کسی خاص فرد کے بعد ہمیشہ کے لئے ضرورت نبوت کے منکر گروہ۔ آریہ سماجی اگنی وایو۔ انگرا۔ آدت رشیوں کے بعد آسمانی الہام کے منکر ہیں۔ یہودی اسرائیلی نبیوں کے سوا ضرورت نبوت کے منکر ہیں۔ عیسائی مسیحؑ اور حواریوں کے بعد نبوت کی ضرورت سے انکاری ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگوں کے متعلق جنوں کا قول ہے وانہم ظنوا کما ظننتم ان لن یبعث اللہ احدا (الجن) کہ ان کا خیال ہے۔ کہ اب کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا۔ مسلمان ان سب سے آگے ہیں۔ مگر ان میں سے اکثر عصر کا یہ خیال ہو گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اہل مذاہب جو نبیوں کے قائل اور ان کی ضرورت کے اقراری ہوتے ہیں ایک عرصہ کے بعد برہمو خیالات سے متاثر ہو جاتے رہے ہیں۔ اور وہ ضرورت نبوت سے منکر ہو بیٹھتے ہیں۔

انکار کی وجہ

بعد کے نبیوں کی ضرورت کا انکار کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذا قیل لہم اٰمنوا بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ وھو الحق مصدقا لما معہم (بقرہ ع ۱۱) کہ جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نازل کردہ پر ایمان لاؤ۔ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کو مانتے ہیں۔ جو ہم پر نازل ہوا۔ اور باقی نبیوں کا وہ انکار کرتے ہیں۔ گویا ایک بڑی وجہ ضرورت نبوت کے انکار کی یہ ہے۔ کہ لوگ اپنے تسلیم کردہ انبیاء سے جھوٹی محبت ظاہر کرتے ہیں۔ اور ان کے بعد کسی دوسرے نبی کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ دوسری وجہ اس انکار کی یہ ہوتی ہے۔ کہ لوگ اپنے علمی سرمایہ پر فارغ ہو بیٹھتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جب ان کے پاس رسول آتے ہیں تو فرحوا بما عندہم من العلم وہ لوگ اپنے علم پر تکبر کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور نبی کی ضرورت سے انکار کر دیتے ہیں۔

ضرورت نبوت اور امکان نبوت

اگر یہ ثابت ہو جائے کہ نبوت کی ضرورت باقی ہے۔ تو اس کو جاری ماننا ضروری ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا نادانی ہوگی۔ کہ گھر میں سب بیمار پڑے ہوں۔ مگر گھر کے دروازہ پر یہ اعلان کیا جائے۔ کہ ڈاکٹر کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح اگر نبوت کی ضرورت باقی ثابت ہو جائے۔ تو نبوت کا باقی ہونا بھی لازماً ماننا پڑے گا۔ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے بھی لکھا ہے۔ "اگر ضرورت نبوت باقی ہے۔ تو ضرور سلسلہ نبوت باقی رہنا چاہیئے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کا سلسلہ نبوت قائم کرنا عبث ٹھہرتا ہے۔ اور اگر ضرورت نبوت باقی نہیں۔ تو اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی بھیجنا عبث ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام ص ۱۱۵)

گویا ضرورت نبوت کا مسئلہ اجرائے نبوت کے متعلق نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اس کے ذریعہ بہت سے اختلافات کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔

برہمو ازم کے متعلق ایک بات

ضرورت مطلقہ کے منکرین سے صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ بے شک عقل ایک لطیف اور قابل قدر جوہر ہے۔ مگر یہ خیال کر لینا کہ مذہب کی تمام جزئیات و کلیات اور الٰہیات و معاد کے متعلق بھی اس کی رائے قطعی اور غلطی سے مبرا ہے درست نہیں۔ عقل انسانی حواس میں سے ایک حس ہے۔ اور ہمارا مشاہدہ ہے۔ کہ کوئی انسانی حس نہیں۔ جو مددگار کے بغیر فائدہ بخش ہو۔ آنکھ کی بینائی سورج کی محتاج ہے۔ اور کانوں کی شنوائی ہوا کی محتاج۔ پس قانون قدرت کے مطابق عقل کا مددگار بھی ہونا چاہیئے ہم ایک لمحہ کے لئے یہ فرض نہیں کر سکتے کہ وہ خدا جس نے آنکھ کے لئے بے اندازہ بلندیوں پر چمکتا ہوا سورج بنایا ہے۔ وہ روحانی ظلمت سے نکالنے کے لئے عقل کو روشن سورج عطا نہ فرمائیگا۔ جو ہر وقت اس کی دستگیری کرے۔ وہ سورج یا مددگار الہام اور کلام نبوت ہی ہے۔ امور دنیویہ میں عقل کا راہ نما تجربہ وغیرہ ہو سکتا ہے۔ مگر روحانی امور اپنی اہمیت اور لطافت کی وجہ سے انسانی تجربات کا تختہ مشق نہیں بنائے جا سکتے۔ اسی لئے ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمایا ہے ؎

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیر الہام نہ ہو

پس نبوت کی ضرورت ہے۔ اور ایسے وجود دنیا میں آنے چاہئیں۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آئیں۔ اور مخلوق کو اس تک پہنچائیں۔

تمام اہل مذاہب سے مطالبہ

تمام وہ اہل مذاہب جنکا اعتقاد ہے۔ کہ ہمارے نبی کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ حقیقت نبوت سے ناواقف ہیں۔ کیا وہ آجتک اسی مقام صلاحیت پر قائم ہیں جہاں نبی انکو کھڑا کر گیا تھا۔ اگر یہ نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ جیسا کہ ظاہر ہے۔ انہیں تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ وہ اصلاح مبدل بہ فساد ہو چکی ہے۔ تو پھر نا معلوم آئندہ وہ ضرورت نبوت کا کیوں انکار کرتے ہیں۔ جب تک اس بات کی گارنٹی نہ لے لی جائے کہ آئندہ فساد پیدا نہ ہوگا۔ ظلمت و تاریکی کا دور دورہ نہ ہوگا۔ نبیوں کی قائم کردہ روحانیت یکساں طور پر قائم رہیگی۔ نبوت کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

حضرت کرشنؑ کی شہادت

ہندو دھرم کے بہت بڑے ریفارمر کرشن جی مہاراج ہیں وہ گیتا میں فرماتے ہیں:۔
یدا یدا ہی دھرمسیہ گلانر بھوتی بھارت ابھیوتھانم ادھرمسیہ تدا آتمانم سرجامیہم
(ادھیائے ۴)

کہ جب جب مذہب پر اندھیرا چھا جائیگا۔ میرا صفاتی ظہور ہوگا۔ گویا ان کے نزدیک آئندہ وقتوں میں یہ ضرورت باقی ہے۔ اور بھلا اس سے بڑھ کر کونسی بات تعجب انگیز ہوسکتی ہے۔ کہ ست جُگ کے زمانہ میں تو ملہمین اور اللہ تعالےٰ سے کلام پانے والوں کی ضرورت تھی اور کلجگ کے زمانہ میں نہیں۔ العجب

حضرت مسیحؑ کی گواہی

حضرت مسیحؑ انگوری باغ کی تمثیل میں نبیوں کی ضرورت بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں۔
"اس نے اپنے نوکروں کو باغبانوں کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا"۔ (متی ۲۱/۳۵)
ہر ایک عقلمند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ بندوں سے پھل لینے کی دو ہزار برس پیشتر تک ہی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ اب بھی ہے۔ اور ہمیشہ رہیگی۔ کیونکہ خدا وہی خدا ہے۔ اور بندے وہی بندے ہیں۔ پس نبیوں کا ہر زمانہ میں مبعوث ہونا ضروری ہے۔ اسی امر کی تصریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہے۔
"اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دیدی جائے گی"۔ (متی ۲۱/۴۳)
پس ضرورت نبوت باقی ہے۔ اور نبیوں کا آنا ضروری ہے۔

قرآن مجید اور ضرورت نبوت

مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نبوت کی ضرورت مانتے ہیں۔ مگر آپ کے بعد اسکی ضرورت کا انکار کرتے ہیں۔ ان کو سب سے پہلے قرآن مجید کی رو سے یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ نبوت کی ضرورت کیا ہوا کرتی ہے۔ اور کیا اب وہ ضرورت باقی نہیں؟ قرآن مجید پر غور کرنے سے نبوت کی متعدد ضرورتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اور واقعات اور بانئی اسلام علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے ماتحت وہ ضرورتیں اب بھی باقی ہیں +

پہلی ضرورت

توحید حقیقی کا قیام۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
(۱) ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل ع ۵) (۲) ومالکم لا تؤمنون باللہ والرسول یدعوکم لتؤمنوا بربکم (الحدید ع ۱) ان دونوں آیتوں سے ظاہر ہے۔ کہ نبی اور رسول کی بڑی غرض اور اہم ضرورت حقیقی توحید قائم کرنا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا کارنامہ یہی تھا کہ آپ نے حقیقی اور اصلی توحید کو دنیا میں پھیلایا ؎

کرد ثابت بر جہاں عجزِ بُتاں
وانمودہ زور آں یک قادرے
تا نماند بے خبر از زورِ حق
بت ستا و بت پرست و بُت گرے

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا آجتک یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حقیقی توحید کے اعتقاد کو از سرِ نو تازہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی یا نہیں ہوگی۔ خالص توحید سے موجودہ مسلمانوں کو جو تعلق ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور غیر مسلم قوموں کا تصوّر توحید تو بالکل ہی بگڑ چکا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسیح موعود کے لئے "یکسر الصلیب" (بخاری) فرما کر بتا دیا۔ کہ آپ کے بعد ایک زمانہ آئیگا جب صلیب پرستوں کا غلبہ ہوگا۔ اور توحید کی بجائے تثلیث کا رواج عام ہوگا۔ چنانچہ ان دنوں مسلمان کہلانے والے بھی حیات مسیحؑ کی پُرزور تائید کر کے ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں ؎

ہمہ عیسائیاں را از مقالِ خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میت را

پس ضرورت نبوت باقی ہے۔ لہٰذا سلسلہ نبوت جاری رہنا ضروری ہے۔

دوسری ضرورت

اختلافاتِ مذہبی کا قطعی فیصلہ۔ نبی کا کلام ایک یقینی اور قطعی فیصلہ قائم کرتا ہے۔ اور مذہبی عقاید کے اختلاف کا فیصلہ کسی محکم بنیاد پر ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ نے نبیوں کی ایک ضرورت یہ بھی بتائی ہے۔ فرمایا۔ کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ وما اختلف فیہ الا الذین اوتوہ من بعد ما جاءتھم البینٰت بغیاً بینھم (بقرہ ع ۲۶) کہ وہ لوگوں کے اختلاف کا فیصلہ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ کیا اب دنیا کا کوئی متنفس یہ دعویٰ کرسکتا ہے۔ کہ امت محمدیہ کے قائم ہو جانے کے بعد ایسے قسم فیصلہ کی ضرورت نہیں؟ خصوصاً جبکہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میری امت کے ۷۳ فرقے ہو جائینگے کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ۔ اور وہ بجز ایک جماعت کے سب دوزخ میں جائینگے۔ پس یہ ضرورت باقی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ مسیح حَکَم ہو کر آئے گا:۔

تیسری ضرورت

تلاوت آیات و تعلیم کتاب اللہ تعالےٰ کے احکام کا براہ راست علم اور ان کی تفصیل نبیوں کے ذریعہ ہی معلوم ہوا کرتی ہے۔ اسکی پاک کتاب کے دُرِ بے بہا کی چابی برگزیدہ ہاتھوں میں ہی دی جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لا یمسّہ الا المطھرون۔ آپ غور فرمائیں تو آپ کو ماننا پڑے گا۔ کہ الٰہی کتاب کے ہوتے ہوئے بھی "آسمانی معلم" کی ضرورت رہتی ہے۔ اور یہ کام نبی ہی کرتے رہے ہیں۔ جیسا کہ آیت یعلمھم الکتب سے ظاہر ہے۔ پس ضرورت نبوت باقی ہے۔

ایک سوال کا جواب

اس جگہ مختصر طور پر میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ تعلیم کتاب کے لئے نئی شریعت لانا ضروری نہیں انبیاء بنی اسرائیل کے متعلق خود قرآن مجید فرماتا ہے۔ انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی ونور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا۔ کہ وہ حضرت موسیٰؑ کی شریعت تورات کے مطابق ہی فیصلہ کرتے تھے۔
اہلسنت والجماعت کے لئے جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کے الفاظ مندرجہ "ہدیۃ الشیعہ" قابل غور ہیں۔ فرمایا:۔
بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت عیسیٰؑ تک جتنے نبی ہوتے سب تورات ہی پر عمل کرتے رہے"۔ صفحہ ۲۵
اور لاہوری گروہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد صاف ہے۔ کہ:۔
"نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا تعالےٰ سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو۔ اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو"۔
(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)
پس تعلیم کتاب ضروری ہے۔ مگر شریعت جدیدہ کا لانا شرط نہیں۔ اب اگر بغائر نظر دیکھا جائے تو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ یہ ضرورت باقی ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یأتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہٗ ولا من القراٰن الا رسمہٗ (حدیث مشکوٰۃ) کہ ایک وقت قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائینگے۔ تب کیا ہوگا۔ فرمایا۔ لوکان الایمان عند الثریا لنالہٗ رجال او رجل من ھٰؤلاء (بخاری کتاب التفسیر سورۃ جمعہ) کہ ایک فارسی الاصل ایمان کو واپس لائیگا اگرچہ وہ ثریا پر بھی چلا گیا ہو۔ چنانچہ اس موجودہ وقت کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بحوالہ "کرزن گزٹ" مندرجہ ذیل الفاظ اپنے اخبار میں شائع کئے:۔
"سچی بات یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن بالکل اٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت معمولی اور بے کار کتاب جانتے ہیں"۔ (اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۶)
کیا اب بھی ضرورت نبوت سے انکار کیا جاسکتا ہے؟

چوتھی ضرورت

علماء زمانہ کی مخفی باتوں یا غلط استدلالات کا ازالہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا اھل الکتب قد جاءکم رسولنا یبیّن لکم کثیراً مما کنتم تخفون من الکتب ویعفوا عن کثیر (مائدہ ع ۳) کہ اس نبی کی ایک بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ اہل کتاب کی ان مخفی باتوں کو ظاہر کرے اور ان صحیح عقائد کا دنیا میں اظہار کرے۔ جن کو وہ چھپاتے تھے"۔ یہ بات محتاج دلیل نہیں کہ علماء کا باہمی اختلاف اس حقیقت کو واشگاف کر دیتا ہے۔ کہ انہوں نے الہامی کتاب کو بگاڑ دیا ہے۔ اس کی غلط تفاسیر کر رہے ہیں۔ پس یہ ضرورت بھی باقی ہے ؏

پانچویں ضرورت

حیات روحانی کا پیدا کرنا - اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے - یاایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (انفال ع ۳) کہ اے لوگو! اس رسول کی آواز پر لبیک کہو - کیونکہ یہ تمہاری نشاۃ ثانیہ کا ذریعہ اور روحانی زندگی کا پیدا کرنے والا ہے - انہی معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے - انا الحاشر الذی یحشر الناس علٰی قدمی - کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں پر (اتباع کے ذریعہ) ہوگا - اور اسی مفہوم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ واقعہ ہے جو آپ نے کشفی حالت میں زمین و آسمان کو پیدا کیا - جس پر نادانوں نے شور مچایا - حالانکہ نبی تو آتے ہی اس غرض کے لئے ہیں - کہ دنیا میں زندہ انسان پیدا کریں - ظاہر ہے - کہ حیات روحانی کی ضرورت تاقیامت باقی ہے - خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشوا الکذب (الحدیث) کہ تین پشتوں کے بعد روحانی حالت بدسے بدتر ہوتی جاوے گی - پس ضرورت نبوت ظاہر ہے ×

چھٹی ضرورت

تزکیہ نفوس - اور خبیث وطیب میں امتیاز - نبیوں کی ایک بہت بڑی ضرورت تزکیہ نفوس ہوا کرتی ہے - جیسا کہ فرمایا "ویزکیھم" اور ظاہر ہے - کہ تزکیہ اور پاکیزگی بجز کامل یقین ممکن نہیں - اور کامل یقین زندہ معجزات کے سوا پیدا نہیں ہو سکتا - زندہ معجزات اور گناہ سوز نشانات نبیوں کی معرفت ہی ظاہر ہوا کرتے ہیں - پس نبیوں کی ضرورت باقی ہے - خود اللہ تعالٰے فرماتا ہے - ما کان اللہ لیذر المومنین علٰی ما انتم علیہ حتٰی یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فاٰمنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم - (آل عمران ع ۱۸)

اے مومنو! اللہ تعالٰے تمہاری موجودہ حالت پر ہی تم کو چھوڑ دے گا - جب تک کہ وہ خبیث اور طیب - میں فرق کرکے نہ دکھلا دے اور اللہ تعالٰے تم سب کو براہ راست غیب سے بھی مطلع نہیں کریگا - ہاں وہ رسول منتخب کریگا - جن کے ذریعہ سے یہ امتیاز ہو جائیگا - پس تم اللہ تعالٰے اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے - تو تمہارے لئے بڑا اجر ہوگا - پس ضرورت نبوت باقی ہے ×

ساتویں ضرورت

یقین وبصیرت پر دعوت الی اللہ - یوں تو اللہ تعالٰے کی طرف بلانے والے موجود ہوتے ہی ہیں - نبی کے آنے کی کیا ضرورت ہوتی ہے؟ فرمایا قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علٰی بصیرۃ انا ومن اتبعنی (یوسف ع ۱۲) کہ نبی کی دعوت محض دعوت نہیں ہوتی - بلکہ یقین اور بصیرت کی بنا پر ہوتی ہے - وہ خود کامل یقین رکھتا ہے - اور دنیا میں کامل یقین پیدا کرتا ہے - اور اس کے لئے وہ ایک جماعت اپنے متبعین کی چھوڑ جاتا ہے - کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے - کہ اب دعوۃ الی اللہ علٰی وجہ البصیرت کی ضرورت نہیں؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو نبوت کی ضرورت سے انکار کرنا کس طرح جائز ہے -

آٹھویں ضرورت

اللہ تعالٰی فرماتا ہے - (۱) وما کنا معذبین حتٰی نبعث رسولا (بنی اسرائیل) (۲) وما کان ربک مھلک القرٰی حتٰی یبعث فی امھا رسولا یتلوا علیھم اٰیٰتنا وما کنا مھلکی القرٰی الا واھلھا ظالمون (القصص ع ۶) (۳) ولو انا اھلکنٰھم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع اٰیٰتک من قبل ان نذل ونخزٰی (طٰہٰ ع ۸) ان آیات سے ظاہر ہے - کہ اللہ تعالٰی کا عذاب ان ہی لوگوں پر نازل ہوتا ہے جن پر اتمام حجت ہو چکی ہو - اور اتمام حجت کا طریق یہی ہے کہ اللہ تعالٰی اپنے رسولوں کو مبعوث کرکے ان ذریعہ سے دعوت دے - اب سوال ہے - کہ کیا عذاب آئینگے اور دنیا میں برپا ہوگی اگر نہیں تو بے شک نبوت ضرورت نہیں - لیکن اگر عذاب آئیں گے - اور عالمگیر تباہی ہوگی - تو ضرورت نبوت سے انکار نہیں ہو سکتا - اللہ تعالٰے سورۂ بنی اسرائیل میں ہی فرماتا ہے - وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا (ع ۶) کہ قیامت کے دن سے پہلے ہم ہر بستی کو ہلاک کرینگے - پس ضرورت نبوت باقی ہے -

نویں ضرورت

خدا تعالٰے کے نبی اس کی صفات کے مظہر اور انسانی حالات میں صحیح نمونہ ہوتے ہیں اور اخلاقی و روحانی اصلاح میں نمونہ کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے - اللہ تعالٰے فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ جب لوگ اس پاک نمونہ سے غافل ہو جاتے ہیں - اس وقت ان میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے - اسی لئے اللہ تعالٰے نے حکم دیا ہے - کونوا مع الصادقین کہ پاکیزہ صحبت اختیار کرو - اس سے تمہارے اندر غیر معمولی روحانیت پیدا ہوگی - یہ ضرورت بھی باقی ہے - کہ پاک نمونہ اور پاکیزہ صحبت سے قلوب کا تزکیہ کیا جائے -

دسویں ضرورت

ادیان باطلہ پر دلائل - براہین اور نشانات کے ذریعہ غلبہ ثابت کرنے کے لئے نبیوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے - اللہ تعالٰی فرماتا ہے - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (الصف) اب سوال یہ ہے - کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایسے غلبہ کی ضرورت ہے؟ مفسرین نے عام طور پر اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے - کہ اس کا پورا ظہور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں ہوگا - حدیث میں بھی آیا ہے یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام - کہ اللہ تعالٰے اس کے وقت میں اسلام کے سوا باقی ادیان کو مٹا دیگا - پس نبوت کی ضرورت باقی ہے -

گیارھویں ضرورت

ظلمات اور ضلالت کو نور سے بدلنے کے لئے نبی کا آنا ضروری ہوتا ہے - فرمایا الذین اٰمنوا قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم اٰیٰت اللہ مبینٰت لیخرج الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت من الظلمات الی النور (الطلاق ع ۲) کہ یہ رسول اس لئے آیا ہے - کہ تا مومنوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جائے - نبیوں کے آنیکا زمانہ ظھر الفساد فی البر والبحر کا زمانہ ہوتا ہے - اب غور طلب امر یہ ہے - کہ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ضلالت اور گمراہی کا پھیلنا ممکن ہے؟ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیرونی فتنوں کی خبر میں فرمایا ہے وما من نبی الا وقد انذر قومہ من الدجال (بخاری) کہ ہر نبی دجال کے فتنہ سے ڈراتا آیا ہے - گویا یہ فتنہ عظیم ترین فتنہ ہے - اندرونی فتنوں کے متعلق فرمایا - کہ لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر کہ تم یہود و نصارٰی کے نقش قدم پر چلوگے - اور ایسے ہی ان کے مشابہ ہوگے جیسے ایک جوتی دوسری کے مشابہ ہوتی ہے پھر فرمایا - کہ امت محمدیہ کے ۷۳ فرقے ہو جائینگے کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ - ایسے تمام آثار کے متعلق نواب صدیق حسن خاں صاحب نے تفصیل وار ذکر کیا ہے - کہ ہمارے اس زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں -

(الف) لا یبقی من الاسلام کے متعلق لکھتے ہیں "گویم مصداق تام این حدیث زمانہ ماست" (حجج الکرامہ صفحہ ۲۶۹)

(ب) شبرا بشبر کے متعلق لکھا ہے "امروز مصداق اتم این خبر در اسلامیاں موجود ومشہود است" (حجج الکرامہ صفحہ ۲۷۲)

اسی کے ساتھ لکھا ہے - "آنکہ خود را مسلمان میخوانند این مسلمانی نیست قیامت را نشانی است" کیا اب بھی کہا جا سکتا ہے کہ "مسلماں را مسلماں باز کردند" کا وقت نہیں آیا -

(ج) ۷۳ فرقوں والی پیشگوئی کے متعلق لکھا ہے -

"بالجملہ آنچہ مخبر صادق از تفرق امت بر ہفتاد و سہ ملت خبر دادہ بود ظاہر شد" (حجج الکرامہ صفحہ ۲۸۳)

ان حالات کی موجودگی اور ان مفاسد کے علاج کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس موعود کی بشارت دی - اس کو بھی آپ نے نبی اللہ قرار دیا ہے - (مسلم شریف) جس سے ظاہر ہے - کہ ضرورت نبوت باقی ہے ×

پس وہ احادیث جن میں لانبی بعدی وغیرہ آیا ہے۔ ان میں صاحب شریعت نبی کی نفی ہے۔ جیسا کہ بزرگان سلف لکھتے آئے ہیں مطلق نبوت کی نفی نہ ہو سکتی ہے اور نہ ہوئی کیونکہ ضرورت موجود ہے۔

بارھویں ضرورت

زبردست امور غیبیہ کے ذریعہ کامل یقین پیدا ہوتا ہے۔ اور ان کا اظہار نبیوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول (الجن ع ۲) پس نبوت کی ضرورت باقی ہے۔

موجودہ زمانہ میں دہریت کی زنگ آلود ہوا کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج سے پہلے اگر نبوت کی ضرورت نہ بھی ہو۔ تب بھی اس وقت نبوت کی ضرورت ہے۔ تاکہ مردہ دلوں کو زندہ کیا جائے۔ اور شک و شبہات کی تاریکیاں کو پاش پاش کر دیا جائے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا و من الناس (حج ع ۱۰) کہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ رسول منتخب کرتا رہے گا۔ کیونکہ ضرورت ہمیشہ باقی ہے۔

ان ضرورتوں کو پورا کرنا نبیوں کا ہی کام ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ علماء وقت ان کو پورا کر سکتے ہیں۔ اگر علماء اس فساد کی اصلاح کر سکتے تو وہ پیدا ہی نہ ہونے دیتے۔ علماء کی موجودہ وقت میں جو حالت ہے۔ وہ ناگفتہ بہ ہے۔ رسالہ تائید اسلام اچھرہ لکھتا ہے۔ "چودھویں صدی کا زمانہ تھا۔ فتنے ہر طرف سے ٹوٹ رہے تھے۔ یہ وہی زمانہ ہے کہ جس کے متعلق خواجہ ہر دو عالم فخر الاولین والآخرین پیشگوئی فرما گئے تھے۔ کہ آسمان کے نیچے سب سے زیادہ اشرار الناس علماء سوء ہوں گے۔ فرمایا منھم یبدء الفتنۃ وفیھم تعود ان شریروں ہی سے فتنہ شروع ہوگا۔ پھر قیامت میں وبال اس کا ان کمبختوں پر ہی عاید ہوگا" (بابت ستمبر ۳۲ء صفحہ ۱۲)

پس اس اصلاح کے لئے ایک عظیم الشان نبی کی ضرورت تھی۔ سو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے عین ضرورت کے وقت مبعوث کیا۔ مبارک ہیں وہ جو خدا کی آواز کے شنوا ہوں سہ

یار و جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

خاکسار اللہ دتا جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

انجیل متی کی حضرت مسیح کے متعلق پیشگوئیاں

عیسائی صاحبان کا دعویٰ ہے۔ کہ زبور اور توریت میں حضرت یسوع مسیح کے متعلق پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ اور متی حواری نے بھی ان کو یسوع مسیح پر چسپاں کیا ہے۔ مگر وہ تمام پیشگوئیاں حضرت مسیح کے تولد سے قبل پوری ہو چکیں۔ اور حضرت مسیح پر کسی صورت میں بھی چسپاں نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ حضرت مسیح کے متعلق ایک پیشگوئی متی نے یہ بیان کی ہے:-

"ایک شہر میں جس کا نام ناصرت تھا۔ جا کے رہا۔ کہ وہ جو نبیوں نے کہا تھا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا" (متی ۲/۲۳)

مگر یہ پیشگوئی کسی ایک سابقہ نبی کی کتاب میں بھی موجود نہیں۔ کیا عیسائی صاحبان میں سے کوئی مرد میدان ہے جو یہ پیشگوئی دکھا سکے؟ ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اوّل پیغام لانے والے "روح القدس" نے جھوٹ بولا۔ مگر یہ محال ہے۔ دوم اگر سچ ہے۔ تو پہلی کتب میں اس کا کیوں ذکر نہیں۔ سوم اگر مندرجہ بالا دونوں باتیں نہیں۔ تو پھر انجیل کا عقیدہ درست نہیں کیونکہ وہ انسانی دست برد سے محفوظ نہیں۔

دوسری پیشگوئی جو حضرت مسیح پر متی نے چسپاں کی ہے۔ وہ یسعیاہ ۷/۱۴ کی ہے۔ اور جس کے الفاظ یہ ہیں "دیکھو کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی۔ اور اس کا نام عمانوایل رکھے گی" اس کو یوں چسپاں کیا ہے "یہ سب کچھ ہوا۔ کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا پورا ہو کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی۔ اور بیٹا جنے گی۔ اور اس کا نام عمانوایل رکھے گی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ۔ تب یوسف نے سوتے سے اٹھ کر جیسا کہ خداوند جیسا خداوند کے فرشتے نے اسے فرمایا تھا۔ کیا۔ اور اپنی جورو کو اپنے یہاں لایا۔ پر اس کو نہ جانا۔ جب تک کہ وہ پلوٹھا بیٹا جنی۔ اور اس نے اس کا نام یسوع رکھا" (متی ۱/۲۲-۲۵)

مگر یہ پیشگوئی بھی کسی طرح صادق نہیں آ سکتی۔

اوّل:- عمانوایل نام نہ باپ نے نہ ماں نے اور نہ ہی فرشتہ نے رکھا۔ اور نہ ہی یسوع نے اپنا نام عمانوایل بتایا۔ اور فرشتہ نے جو نام رکھا تھا وہ یسوع ہے۔ "اس کے بیٹا ہوگا۔ اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔ کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو انکے گناہوں سے نجات دے گا" (متی ۱/۲۱)

دوم عمانوایل کے معنی ہیں (خدا ہمارے ساتھ) لیکن انجیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا یسوع کے ساتھ نہیں تھا۔ کیونکہ خود ان کا قول ہے ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا۔ میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

سوم۔ پیشگوئی میں لکھا ہے کہ کنواری بیٹا جنے گی۔ یہ بات بھی یسوع مسیح پر چسپاں نہیں ہوتی۔ کیونکہ اناجیل میں یسوع مسیح کو ابن یوسف لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو متی ۱۳/۵۵ یوحنا ۱/۴۵ لوقا ۲/۴۱-۴۸-۲۷

ہاں اگر یہ پیشگوئی کسی کے حق میں صادق آتی ہے۔ تو وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں صادق آتی ہے۔ کیونکہ عمانوایل کے معنی ہیں۔ خدا ہمارے ساتھ۔ سیدنا و مولانا اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جبکہ ہجرت کے روز کفار مکہ نے آپ کا تعاقب کیا۔ اور اس غار ثور میں جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے آن پہونچے۔ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یا رسول اللہ انہوں نے ذرا بھی جھک کر دیکھا۔ تو ان کو ہمارا علم ہو جائیگا اس وقت آپ نے فرمایا لاتحزن تم غمگین مت ہو۔ ان اللہ معنا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ یہ الفاظ بعینہٖ عمانوایل کا ترجمہ ہیں۔

(ب) کنواری جس لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ علمہ ہے۔ جس کے معنی جوان بیاہی ہوئی عورت کے بھی ہیں۔ اور جب اس کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔ تو کنواری ترجمہ کرنا ضروری نہیں۔ جبکہ اس پر کوئی قرینہ بھی نہیں۔ ہاں اگر جوان بیاہی عورت کریں۔ تو ان اللہ معنا یا عمانوایل اس پر قرینہ موجود ہے۔ جو لفظ بلفظ پورا ہو چکا۔ مگر یسوع مسیح پر ہرگز چسپاں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایلی ایلی لما سبقتنی کی نص صریح موجود ہے۔

تیسری پیشگوئی میکاہ ۵/۲ کی ہے۔ "لیکن اے بیت لحم افراتاہ اگرچہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے۔ تو بھی تجھ میں سے ایک شخص نکلے گا۔ اور میرے حضور اسرائیل کا حاکم ہوگا۔ اور اس کا صدور زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے"

متی ۲/۶ میں یوں لکھا ہے۔ "اے بیت لحم یہوداہ کی سرزمین۔ تو یہوداہ کے سرداروں میں ہرگز کمترین نہیں ہے۔ کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا۔ جو میری قوم اسرائیل کی رعایت کریگا" یہ بشارت بھی حضرت مسیح کے حق پوری نہیں ہوئی۔

اوّل متی کے ترجمہ میں "رعایت" کا لفظ آیا ہے۔ اور میکا کے ترجمہ میں حاکم کا لفظ ہے۔ اور یہ اختلاف ہے۔

دوم:- حضرت مسیح نے ہرگز بنی اسرائیل پر حکومت نہیں کی۔ بلکہ ان سے وہ دکھ اٹھائے جس کے انسانی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

چوتھی بشارت جو متی نے حضرت مسیح پر چسپاں کی ہے۔ وہ ہوشیع ۱۱/۱ میں ہے۔ کہ "جبکہ اسرائیل لڑکا تھا۔ میں نے اس کو عزیز رکھا۔ اور اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا"

متی نے یوں لکھا ہے:- "کہ جب ہیرودیس نے مسیح کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ مصر کو گئے۔ اور ہیرودیس کے مرنے تک وہاں رہے کہ جو خداوند نے متی کی معرفت کہا تھا پورا ہو۔ کہ میں نے اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا" (متی ۲/۱۵)

ذرا انصاف فرمائیں! کہ پیشگوئی میں نام تو اسرائیل ہے۔ اور حضرت مسیح نہ اسرائیل ہیں۔ اور نہ اسرائیل کی نسل سے حالانکہ اسرائیل سے مراد بنی اسرائیل ہیں جب یہودی فرعون کے ماتحت تھے۔ تو ان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت خدا تعالےٰ نے مصر سے لایا تھا۔ جیسا کہ خروج ۴/۲۲ سے معلوم ہوتا ہے

دوم پیشگوئی میں "بیٹے" کا لفظ آیا ہے۔ چنانچہ رومی ۹/۴۔ اور استثنا ۱/۱۴ میں بنی اسرائیل کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ پیشگوئی ان پر صادق آتی ہے۔

خاکسار بشارت احمد بشیر
واقف زندگی

خدمتِ اسلام کیلئے وقف کا مطالبہ

آج اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی کی ضرورت ہے۔ اور اس وقت دنیا میں صرف ایک ہی قوم اور ایک ہی جماعت ہے۔ جو اسلام کے ناموس کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنا مال اور جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔ یہ محض منہ کا کہنا ہی نہیں۔ بلکہ ہم نے عملی طور پر دکھا دیا ہے کہ آج خدمت اسلام جماعت احمدیہ کا ہی حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنین کو ایک ایسی تجارت بتاتا ہے۔ جس سے وہ دردناک عذاب سے نجات پا سکتے ہیں۔ فرماتا ہے هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سورہ صف ع ۲)

کیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاؤں۔ جو تمہیں عذاب علیم سے نجات دے۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان کے ساتھ جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو۔

خدا اور اس کا خلیفہ آج مطالبہ کرتا ہے۔ کہ لوگ اپنے مال اور جان کے ساتھ میدان جہاد میں آئیں۔ اور اسلام کی حفاظت کریں۔ اور یہ بات انہیں دردناک عذاب سے نجات دے گی۔ ہمارا جہاد جہاد بالسیف نہیں۔ بلکہ قلوب کو فتح کرنے کا جہاد ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نوجوانانِ احمدیت سے ان کی زندگیوں کا مطالبہ فرمایا ہے۔ ایک تو وہ جو سارے کا سارا وقت دین کے لئے پیش کریں۔ اور جہاں سلسلہ کا مفاد ہو ان کو وہاں بھیج دیا جائے۔ اور وہ کلیۃً سلسلہ کی خدمت اور تبلیغ احمدیت کریں۔ دوسرے وقف کا اعلان ۵۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو فرمایا۔ جو وقف نمبر ۲ یا وقف تجارت کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے متعلق حضور نے پانچ ہزار نوجوان طلب فرمائے ہیں۔ اور بالفاظ دیگر یہ ایک پانچہزاری فوج ہوگی۔ جو کہ دین کی خدمت کرے گی۔ اور اس وقف کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

”اب وقت ہے کہ ہمارے نوجوان اپنے آپ کو تجارت کے لئے وقف کریں۔ اور یہ وقف وقف نمبر ۲ کہلائے گا۔ اس طرح نہیں کہ ہم اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ ہم کو پڑھا کر مبلغ بنا کر بھیجو۔ بلکہ اس طرح کہ ہم اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ ہم کو جہاں چاہیں بھیج دیں۔ اور جو تجارتی یا صنعتی کام چاہیں ہمارے لئے تجویز کریں۔ ہم وہ کریں گے۔ اس کو بڑھانے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح خدا کے فضل سے احمدیت کی ترقی کے لئے ایک نیا باب کھل جائے گا۔ اور لاکھوں لاکھ آدمی احمدیت میں شامل ہوں گے“

(الفضل ۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

اس موقعہ کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا ”میں سمجھتا ہوں یہ عظیم الشان موقعہ ہے، اس قسم کی تجارت کا موقعہ جو شاید آئندہ بیس سال تک پیدا نہ ہو“

پس نوجوانوں کو حضور کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس عظیم الشان موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے آپ کو وقف نمبر ۲ کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ تا حضور کی دعائیں حاصل کریں۔ اور خدا کی خوشنودی کے بھی وارث ہوں۔

جن دوستوں نے ابھی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء اور ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کے خطبات نہیں پڑھے۔ وہ دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ تا ان کو وہ خطبات بھجوا دئیے جائیں۔ تا کہ وہ اس وقف کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔ خاکسار ناظم تجارت

ہستی باریتعالیٰ پر جناب خان بہادر محمد دلاور خانصاحب کا شاندار لیکچر

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ومیک ہمدرائزی کالج کے کارکنان کالج کے طلباء کے فائدہ کے لئے عموماً ممتاز اشخاص سے مختلف موضوعات پر تقریریں کرایا کرتے ہیں۔ اس دفعہ انہوں نے جناب خان بہادر محمد دلاور خانصاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سے بھی کسی مضمون پر تقریر کرنے کے لئے درخواست کی۔ آنجناب نے Existance of God. یعنی ہستی باری تعالیٰ پر تقریر کرنی منظور فرمائی۔ اور ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء کو کالج کے وسیع ہال میں یہ زبردست تقریر زیر صدارت جناب میجر جنرل آر۔ ای۔ بی فلیمنگ او۔ بی۔ ای ایم۔ سی۔ آئی۔ اے ڈسٹرکٹ کمانڈر صاحب بہادر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی گئی۔ کالج کے تمام سٹاف اور طلباء کے علاوہ شہر کے ہر مذہب وملت کے معززین بھی کافی تعداد میں جمع تھے۔

جناب خان بہادر صاحب موصوف نے اپنے مخصوص انداز میں انگریزی میں پونے پانچ بجے تقریر شروع فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل میں انہوں نے علاوہ دیگر دلائل وشواہد کے انبیاء کا وجود اور ان کی پیشگوئیوں کو پیش کیا۔ اور بتایا کہ ان پیشگوئیوں کا پورا ہونے سے قبل بتایا جانا اور ان کا حیرت انگیز حالات میں لفظاً و معناً پورا ہونا انسانی قیاسات اور طاقت سے باہر ہے۔ بائیبل اور قرآن مجید کی متعدد پیشگوئیوں کے بیان کرنے کے بعد خان بہادر صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متعدد پیشگوئیوں کو پیش کیا۔ جو حضور نے اس جنگ اور گذشتہ جنگ کے متعلق فرمائیں۔ علاوہ ازیں حضور کی اس مشہور عالم پیشگوئی کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ جس میں حضور نے مختلف ممالک کو ذیل کے الفاظ سے مخاطب فرمایا ہے:۔

”اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں“ (تذکرہ صفحہ ۶۲۵)

تقریر کے خاتمہ سے پہلے جناب خان بہادر صاحب نے تمام حاضرین کو دعوت دی کہ وہ ایسے عظیم الشان انسان کے دعاوی پر غور کریں۔ جس نے ۱۹۰۶ء میں خدا تعالیٰ سے علم پا کر ایسی عظیم الشان پیشگوئی کی۔ اور جو خدا تعالیٰ کی ہستی کا ایک بین اور روشن ثبوت ہے۔

تقریر کے اختتام پر جنرل صاحب بہادر نے مقرر کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ایسا قیمتی اور پر از معلومات لیکچر دیا۔ اور کالج کے سٹاف نے بھی خان بہادر صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ اس کے بعد کالج کے سٹاف نے خان بہادر صاحب کا لکھا ہوا An invitation to Youngmen ٹریکٹ بھی تقسیم کیا۔ عام پبلک پر بھی اور طلباء پر خصوصاً اس بات کا بڑا اثر تھا۔ کہ احمدی جماعت کے افراد چاہے کسقدر ممتاز عہدوں پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر کس قدر گہرا ایمان رکھتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خان بہادر صاحب موصوف کی عمر میں برکت دے۔ اور اقبال زیادہ کرے۔ اور جماعت کے لئے ان کا وجود مفید بنائے۔ آمین

خاکسار یوسف علی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان

مولوی ثناء اللہ صاحب سے تین مطالبات

(۱) اخبار ”اہلحدیث“ یکم فروری ۱۹۳۶ء صفحہ ۷ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ ”میں مولوی ثناء اللہ امرتسری قادیان میں ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو میں جا پہنچا۔ اور اپنے پہنچنے کی اطلاع دی“ حالانکہ یہی مولوی صاحب اپنی تصنیف ”الہامات مرزا“ صفحہ ۱۰۳ پر لکھتے ہیں ”۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو راقم نے قادیان میں پہنچ کر مرزا جی کو رقعہ مندرجہ ذیل لکھا“ اب بتائیے ان دونوں تاریخوں میں سے کونسی صحیح ہے۔ اور کونسی غلط؟

(۲) پھر اسی پرچہ ”اہلحدیث“ میں لکھا ہے ”کتاب حقیقۃ الوحی مجھے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ جب چھپ گئی تو کتاب بھیجنے سے انکار کر دیا“۔ اور ثبوت کے طور پر حوالہ یہ دیا ہے ”اخبار الفضل ۱۳ فروری ۱۹۰۷ء“ قابل دریافت امر یہ ہے کہ یہ حوالہ دکھانا تو الگ رہا۔ کیا مولوی صاحب ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کا ”اخبار الفضل“ ہی دکھا سکتے ہیں؟

(۳) اسی پرچہ میں لکھا ہے ”قرآنی آیات و احادیث اور ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اول تو منکر رسالت پر حلف لازم نہیں ہے۔ اگر وہ کسی وجہ سے حلفیہ انکار کرے تو فوراً اس کو سزا مل جائے گی“ براہ کرم مولوی صاحب اپنے اس ادعا کے اثبات کیلئے کم از کم تین آیات و تین احادیث صحیحہ جو مرفوع متصل ہوں مع حوالہ پیش کریں۔

جاپان کی قید میں احمدی احباب سے خطاب

ہر حال میں احمدیت کے فرائض ادا کرتے رہیں

۱۳ اپریل ۱۹۴۵ء بروز جمعہ جب ہم احمدی جو جاپان کے جنگی قیدی تھے۔ نماز جمعہ کے لئے ایک جگہ جمع ہوئے۔ تو اس موقعہ پر میں نے احباب کے سامنے حسب ذیل مضمون پڑھا:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

نیز حضورؑ کا الہام ہے۔ "جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء" یعنی اللہ کا نبی تمام نبیوں کے لباس میں۔ لہٰذا اس زمانہ میں آپ مثیل نوحؑ بھی ہیں۔ اور جس طرح پر نوح علیہ السلام کے زمانہ میں ان کے انکار کی وجہ سے سیلاب آیا تھا۔ آج اسی قسم کا نظارہ مختلف قسم کے عذابوں کے سیلاب کا ہمارے سامنے ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم اور اپنے ایمان لانے والوں کے لئے ایک کشتی تیار کی تھی۔ جس میں بیٹھ کر وہ تمام لوگ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں رہے۔ اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ سے اذن پاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے مسلمانوں کی ایک الگ جماعت قائم کرکے اس کا نام "جماعت احمدیہ" رکھا۔ پس جو بھی اس کشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاتا ہوا سوار ہو جائے گا۔ وہ ہر قسم کے عذاب و حوادث سے محفوظ رہے گا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے
ہے سر راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں اس کے اصول اور حکموں کے مطابق شامل رہنا۔ نوح ثانی کی کشتی میں بیٹھ کر اپنے آپ کو محفوظ کر لینا ہے۔ اور جو اس کشتی میں اپنے آپ کو داخل نہ کرے گا۔ اس کا وہی حال ہوگا۔ جو نوح علیہ السلام کی منکر قوم کا ہوا۔ دیکھئے آپ کے بیٹے نے کس دلیری سے کہا۔ ساٰوی الی جبل یعصمنی من الماء۔ کہ میں کسی پہاڑ پر پناہ لے لوں گا۔ جہاں پانی نہ پہنچ سکے گا۔ لیکن آپ نے جواب میں فرمایا۔ لاعاصم الیوم من امر اللّٰہ الا من رحم۔ کہ آج خدا کے حکم کو کوئی نہیں ٹلا سکتا۔ مگر جس پر وہ خود رحم کرے۔ دیکھتے دیکھتے آپ کا بیٹا غرقاب ہو گیا۔ پس آج بھی وہی وقت ہے۔ جس شخص کا تعلق احمدیہ جماعت کے ساتھ مستحکم رہے گا۔ وہ اس سیلاب سے بچایا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔

انی احافظ کل من فی الدار۔ جو تیری چار دیواری کے اندر یعنی تیری جماعت میں شامل رہے گا۔ میں اسکی خود حفاظت کروں گا۔

پس اس الٰہی وعدہ کو اپنے لئے مخصوص سمجھتے ہوئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو اس سلسلے کے ساتھ وابستہ کئے رکھیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ منظم رہنے کی کوشش کریں۔ خدائے تعالیٰ کا ہم پر لاکھ لاکھ احسان ہے۔ اس ملک میں لڑائی قریباً دو مہینے رہی۔ اور اس ملک میں ہمیں قید ہوئے عرصہ تین سال کا ہو چکا ہے۔ لیکن احمدی جماعت کا ایک فرد بھی اس عذاب کی لپیٹ میں نہیں آیا۔ پس اس الٰہی فضل کو اپنے لئے جاری رکھنے کے لئے ہمارا کیا فرض ہونا چاہیئے۔ یہی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی آن بان قائم رکھیں۔ پورا جوش اور عقیدت اس سلسلہ کے ساتھ ہو۔ اور اس خلافتی تنظیم کو جو آج دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کئے ہوئے ہے قائم رکھیں۔ جان جائے پر اس میں فرق نہ آئے۔ آج دنیا کی انجمنوں اور جماعتوں اور فرقوں پر نظر ڈالو۔ کس کس مپرسی اور بے کسی اور بدحالی میں پڑے ہیں۔ اس لئے کہ آج وہ خدا کو مقبول نہیں۔ اس وقت اگر مقبولیت ہے۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو۔

ذرا غور تو کیجئے۔ کہ اس جماعت کا علمبردار نہیں بلکہ اس نوح ثانی کی کشتی کا ناخدا کسی بے نظیر شخصیت کا مالک ہے۔ کس بے بہا ہمدردی کا خزانہ ہے۔ لڑائی شروع ہونے کے بعد آپ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا۔ کہ اس وقت جنگ میں میرے دو ہزار بیٹے شریک ہیں۔ اور میں اکثر بے چین رہتا ہوں۔ اور راتوں کو کروٹیں بدلتا ہوں۔ اور کوئی دن نہیں گزرتا۔ کہ میں نے ان کے لئے دعا نہ کی ہو۔ کیا اس قسم کا نمونہ آپ کسی اور مذہبی جماعت کے لیڈر کا پیش کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بس جہاں ہمارا روحانی باپ ہمارا خلیفہ اور نوح ثانی کی کشتی کا ناخدا ہزاروں میلوں سے ہمارے لئے تڑپ رہا ہے۔ اور ہر وقت خدا کے سامنے ہماری حفاظت کیلئے دعا گو ہے۔ تو ہم کو بھی چاہیئے۔ کہ ہم بھی آپ کو فراموش نہ کریں۔ انہیں ہم سے کوئی دنیوی غرض نہیں۔ صرف روحانی اور جماعتی رشتہ ہے۔ اور حضورؓ ہم سے اس کے بدلے میں یہی چاہتے ہیں۔ کہ ہم اس سلسلہ کیلئے نمونہ بنیں۔ سلسلہ کے مخلص سپوت ہوں۔ اس نازک وقت میں جبکہ نوح ثانی کی کشتی اس عالمگیر عذاب کے سیلاب کی وجہ سے بھنور میں ہے۔ آپ کی دن رات کی دعائیں اس کشتی کو بچائے ہوئے ہیں۔ اس عظیم الشان فضل کے ہوتے ہوئے ہمارا فرض ہے۔ کہ سلسلہ کے ساتھ ہمارا پورا تعلق اور پوری عقیدت ہو۔

میں اس وقت یہ نہیں کہتا کہ سلسلہ کی عظمت کو قائم رکھنے کے لئے آپ صاحبان مالی قربانی پیش کریں۔ یا جانی قربانی کریں یقیناً ان چیزوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر موقعہ کے مطابق۔ ان حالات میں جبکہ ہم قید میں ہیں میری آپ صاحبان سے یہی اپیل ہو سکتی ہے۔ کہ ہم اس کیمپ کے تمام احمدی یک جان ہو جائیں۔ ہم میں تنظیم ہو۔ ہم آپس میں ایک دوسرے سے ملتے رہیں۔ دو بڑی باتیں ہیں ایک چندہ کی ادائیگی اور دوسرا ہفتہ میں ایک دفعہ جمعہ کی نماز کی حاضری اس کا خاص خیال رکھیں۔ اپنے امیر کی ہر حالت میں اطاعت مدنظر رکھیں۔ میرے بزرگو اور بھائیو کیسا خوش قسمتی کا مقام ہے۔ کہ اس عالمگیر اخوت اور اتحاد کو جو ہم سے الگ دوسرے ملکوں میں احمدی جماعت کے قیام سے ظاہر ہے۔ اس کی ایک جھلک ہم یہاں بھی اپنے آپ میں محسوس کر رہے ہیں۔ پس اس وقت اور اس موقعہ سے ہم کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہم میں سے ہر ایک دوسرے سے حسن سلوک اور تعاون کرے۔ اور جو چھوٹی موٹی پابندی اور ڈیوٹی اس وقت کے لحاظ سے ہم کو دی جاتی ہے۔ اس کو کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔

گذشتہ چند دن ہوئے۔ ہمارے سابق امیر صاحب کیپٹن محمد جی صاحب احمدی ہم سے جدا ہوگئے ہیں۔ ان کا وجود ہمارے لئے بہت بابرکت تھا۔ خدا تعالیٰ ان کو وہاں بھی جہاں آپ تشریف لے گئے ہیں۔ اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اور سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ایک بڑے آدمی کا چھوٹوں میں ہونا چھوٹوں کیلئے بہت مفید ہوتا ہے گو ہم کو اس کا نقصان ہے۔ لیکن الٰہی جماعتوں کا راہبر اور محافظ ہمیشہ خود خدا ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم کو امید رکھنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ قید تو گذر ہی جائے گی۔ لیکن باتیں اور واقعات یاد رہ جائیں گے۔ اس قید میں ہمارا اس طرح پر احمدیت پر ثابت قدم رہنا خدا تعالیٰ کو بہت مقبول ہوگا۔ یہ قید ہمارے لئے بہت بڑی آزمائش ہے۔ امن میں تو ہر چیز کا ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے۔ قید میں استطاعت کے مطابق ہماری تنظیم ہمارے ارادوں کو بہت بلند کرنے کا موجب ہوگی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ تنگی کا وقت احسن طور پر گذار دینا ہی ہمت مردانہ ہے۔

پس میری دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہم کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم تنگی ہو یا آسائش احمدیت کی طرف سے عائد شدہ فرائض عمدگی سے ادا کرتے رہیں۔

(احقر محمد نصیب عارف از جبلپور)

واقفین زندگی کی سخت ضرورت

واقفین زندگی کی آج کل سلسلہ کو سخت ضرورت ہے۔ اور اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے میٹرک پاس۔ ایف۔ اے پاس۔ مولوی فاضل یا مولوی فاضل کی تعلیم کا معیار رکھنے والے نوجوانوں کو اپنی زندگیاں وقف کر دینے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ جبکہ انہوں نے یہ عہد کیا ہوا ہے۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے

(انچارج تحریک جدید)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

زرعی پیداوار میں اضافہ کے تجربے
باغبانی اور مویشی بانی کے متعلق سکیمیں

شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل نے جولائی ۱۹۴۴ء میں جو اسکیم گیہوں۔ چاول۔ دالوں اور جوار باجرہ وغیرہ نیز روغنی بیجوں۔ میوہ جات اور ترکاریوں کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے جاری کی تھی۔ اس کے نتائج اب معلوم ہو گئے ہیں۔

چاول اور گیہوں

چاول پر تجربے بنگال۔ یو۔ پی۔ بہار۔ سی۔ پی۔ آسام۔ ٹراونکور اور کشمیر میں کئے گئے۔ بمبئی۔ حیدر آباد اور سندھ میں نئی اسکیمیں جاری کی گئیں۔ جہاں تک کھاد کے اثر کا تعلق ہے۔ چنورا (بنگال) میں دھینچے کی سبز کھاد سے غلہ اور بھوسے کی پیداوار سب سے زیادہ ہوئی۔ نگینہ (یو۔ پی) میں سن کی سبز کھاد کے طور پر استعمال سے سب سے زیادہ پیداوار ہوئی۔ سابور میں مصنوعی کھاد کا استعمال اقتصادی اعتبار سے درست ثابت ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ اس زمین پر چنے مٹر اور کھیری کی ذیلی فصلیں بھی زمین کی قوت نمو کو کم کئے بغیر بوئی جا سکتی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں دھینچا اور سن دونوں اچھی کھاد ثابت ہوئے۔ رائے پور (سی۔ پی) میں نائٹروجن اور فاسفیٹ کے یکساں مقدار میں اجزاء رکھنے والے مرکبات کے استعمال سے سب سے زیادہ پیداوار حاصل ہوئی۔ اور سب سے زیادہ منافع ہوا۔ کشمیر میں روس۔ چین اور امریکہ کے پودوں کو پیوند لگا کر بعض ایسی قسمیں پیدا کی گئیں۔ جو زیادہ فصل دیتی ہیں۔ اور جلدی پک کر تیار ہو جاتی ہیں۔

ایسی زمینوں میں جہاں دھان بوئے جاتے ہیں۔ سمندری گھاس کے ذریعہ ہوا سے نائٹروجن حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو تحقیقات ڈھاکہ میں کی گئی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ چاول کا پودا نائٹروجن کی بھاری مقدار اس ذریعہ سے حاصل کرتا ہے۔ سمندری گھاس نقصان بھی دیتی ہے۔ چنانچہ یہ فاسفورس کی موجودہ مقدار کو کم کرتی اور حل شدہ لوہے اور مینگنیز کو بڑھا دیتی ہے۔

بنگال۔ یو۔ پی۔ بہار۔ سی۔ پی اور برار۔ آسام اور اڑلیسہ میں تجربات کے بعد جو نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔ ان کی بناء پر کاشتکاروں کی رہنمائی کے لئے ایک موزوں جدول تیار کی گئی ہے۔

پہاڑی گندم

پہاڑی گیہوں کی بہت سی قسموں کی نباتاتی اور زرعی خاصیتوں کی شملہ میں جانچ پڑتال کی گئی ہے۔ اسی طرح پہاڑی گیہوں اور بیماری کا مقابلہ کرنے والے گیہوں کی قسموں کو باہم پیوند لگانے کے تجربات مکمل ہو چکے ہیں۔ گیہوں کی نسل کشی پسائی اور اسے پکانے کی خصوصیات نیز ان کی بائیو کیمیکل خاصیتوں کی اسکیموں پر آگرہ۔ شملہ مہابلیشور سی۔ پی اور برار اور اڑلیسہ میں کام ہو رہا ہے۔

دالیں۔ پھل اور سبزیاں

مدراس۔ بمبئی۔ بنگال۔ یو۔ پی۔ بہار۔ سی۔ پی شمال مغربی سرحدی صوبہ۔ اڑلیسہ۔ سندھ۔ حیدر آباد۔ میسور اور بڑودہ میں دالوں کے متعلق تحقیقات کے لئے مالی امداد دی جا رہی ہے۔ تاکہ ایسے پودے پیدا کئے جائیں۔ جو زیادہ پیداوار دیں۔ اور بیماری اور خشک سالی کا مقابلہ کر سکیں۔ اس تحقیقات میں ارہر مونگ۔ اڑد۔ کلتھ۔ موٹھ۔ چنے اور مٹر شامل ہیں۔ پنجاب میں سویابین کی ایک اسکیم پر بھی عمل ہو رہا ہے۔

جوار اور اس کو خراب کرنیوالے کیڑے

جوار غلہ کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے اور چارہ کے طور پر بھی۔ شاہی زرعی تحقیقاتی ادارہ جوار کے ذخیرہ کو خراب کرنے والے کیڑوں اور ذخیرہ کرنے کے طریقہ کے متعلق مطالعہ اور تحقیق کر رہا ہے۔ اب تک ۲۱ کیڑے دریافت کئے گئے ہیں۔ جوار کو محفوظ کرنے کے لئے راکھ۔ بھوسہ۔ ریت اور نیم کی پتیاں موزوں ثابت ہوئی ہیں۔

باغبانی کی اسکیمیں

مدراس۔ صوبہ متحدہ۔ پنجاب۔ بہار۔ آسام۔ صوبہ سرحد۔ اڑلیسہ۔ میسور۔ حیدر آباد اور کورگ میں باغبانی کی ایسی اسکیموں پر عمل ہو رہا ہے۔ جن کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے۔ کہ بہترین قسمیں کونسی ہیں۔ عمدہ ذخیرے کس طرح رکھے جا سکتے ہیں۔ قلمیں عمدگی سے کیونکر لگائی جائیں۔ اور پودوں کی تعداد کم خرچ سے کس طرح بڑھائی جا سکتی ہے۔

لائل پور اور کوئٹہ میں تجربے

شاہی زرعی تحقیقاتی کونسل نے پھلوں کے متعلق دو تحقیقی اسکیموں کے لئے روپیہ دیا ہے۔ ایک اسکیم پر لائل پور میں اور دوسری اسکیم پر کوئٹہ میں عمل کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح بیج پیدا کرنے اور ایسی یورپی ترکاریاں پیدا کرنے کے متعلق بھی جن کے لئے یہاں کی آب و ہوا موافق ہے۔ کئی اسکیموں کے لئے روپیہ دیا گیا ہے۔

آلو کی کاشت کے لئے شملہ اور بھوانی میں اسکیموں پر عمل ہو رہا ہے۔ اور بیج کے آلوؤں کی پیداوار کے لئے مئی ۱۹۴۴ء سے کرنال کو منتخب کیا گیا ہے۔ اور توقع ہے۔ کہ بیج کے چار ہزار من آلو تقسیم کئے جا سکیں گے۔

مٹی۔ کھاد اور مرکب کھاد

جہاں تک مٹی۔ کھاد اور مرکب کھاد کا تعلق ہے۔ شاہی زرعی تحقیقاتی ادارہ مٹی کی درجہ بندی اور نقشہ کشی کے لئے مٹی کا جائزہ لینے کا کام کر رہا ہے۔ اور بہت سے علاقوں میں یہ کام مکمل ہو گیا ہے۔ مرکب کھادوں کی پیداوار کو تیزی کے ساتھ ترقی دینے کی غرض سے سو سے زیادہ مرکزوں میں کام کیا جا رہا ہے۔ اور سال زیر رپورٹ کے دوران میں تقریباً پچاس ہزار ٹن کھاد مہیا ہوئی۔

مویشیوں کی دیکھ بھال

دیہات میں مویشیوں کو معقول غذا مہیا کرنے کے کام کو ترقی دینے کی غرض سے اس کونسل نے متعدد اسکیمیں جاری کی ہیں۔ تحقیقات سے ظاہر ہوا ہے۔ کہ دھان کی بھوسی میں مویشی کے لئے نسبتاً کم غذائیت ہوتی ہے۔ اور اس میں ایسے کیمیاوی اجزاء ہوتے ہیں۔ جو مویشی کے بدن سے نمک جذب کر لیتے ہیں۔ مویشی کی اتنی ہی نشوونما کے لئے گیہوں کے بھوسے۔ ہری جوار اور گھاس کے مرتکز چارہ کی جس قدر ضرورت ہو گی۔ اس کا تناسب بالترتیب ۱۰۰۔ ۴۲ ۷۳ ہونا چاہیئے۔ توریا کی کھلی کھانے والی گایوں کی صحت اور دودھ پر کوئی برا اثر نہیں پایا گیا۔

مصنوعی نطفہ اندازی پر مادۂ تولید کے تحفظ اور ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے سلسلہ میں اہم کام ہو رہا ہے۔ اس کا جو نتیجہ نکلے گا۔ اس سے دیہات میں مویشی کی نسل کشی کی ترقی میں کام لیا جائے گا۔

مویشیوں کی بیماریوں پر قابو رکھنے کے لئے دق کے جراثیم کے ٹیکے کی دوا۔ جو ہندوستان میں استعمال کرنے کے واسطے موزوں ہے۔ امپیریل ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں کامیابی کے ساتھ تیار کی گئی اور بڑی بڑی سرکاری مویشی فارموں میں کامیابی سے استعمال کی گئی۔

بیل روگ کے ٹیکہ کی دوا بھی تیار کی گئی۔ اور کامیابی سے استعمال کی گئی۔ اور منہ کی بیماری کے لئے ٹیکہ کی دوا بنانے پر بھی ریسرچ کی جا رہی ہے۔

گھی میں ملاوٹ

گھی میں ملاوٹ معلوم کرنے کے طریقے معلوم کئے گئے ہیں۔ اور دودھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے رکھنے اٹھانے اور تقسیم کرنے کے متعلق نیز دودھ کی صفائی اور اس کی صفات برقرار رکھنے نیز اس کے اجزائے ترکیبی کے متعلق ریسرچ ہو رہی ہے۔ تاکہ مفروضہ معیار اس وقت رائج معیاروں سے زیادہ قابل اطمینان ہو جائیں۔

ملوان کاشت پر گذشتہ پانچ سال سے کام کیا جا رہا ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یو۔ پی۔ سی۔ پی۔ برار اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں اس پرمنفعت بخش طریقہ سے کام ہوا۔ اور ان صوبوں کی زیر تجربہ فارموں کی آمدنی کافی بڑھ گئی۔

سٹیشن ماسٹر صاحب قادیان کی اطلاع

سٹیشن ماسٹر صاحب قادیان اطلاع دیتے ہیں کہ صبح کی گاڑی چونکہ بہت سویرے جاتی ہے۔ اور مسافروں کی کثرت اور وقت کی قلت کی وجہ سے سامان بک کرنے اور کرانے والوں کو تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔ اس لئے اگر دور کا سفر سامان کے ساتھ کرنے والے اصحاب رات کو ہی نو بجے سے ۱۱ بجے تک سامان بک کرا لیا کریں۔ تو انہیں بہت سہولت اور آرام رہے۔ اس وقت صبح کی گاڑی کے لئے [illegible]

خدا جانے یہ مبارک وقت پھر ہاتھ آئے گا یا نہ آئے

چوہدری نثار احمد صاحب ظفر خوالدار کلرک لکھتے ہیں۔ میں نے بارھویں سال کا وعدہ ۲۶/- روپے لکھوایا تھا۔ اور وہ رقم اسی وقت ادا کر دی تھی۔ تاکہ جس قدر جلدی مرکز میں پہنچکر روپیہ کام آئے۔ اتنا ہی زیادہ اچھا اور سلسلہ کیلئے مفید ہے۔ مگر الفضل میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک ارشادات بار بار نکل رہے ہیں۔ ان سے خیال ہو رہا ہے کہ یقیناً یہی مبارک وقت ہے۔ جس میں ہمیں زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں میں حصہ لینا فرض ہی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یہ مبارک وقت پھر ہاتھ آئے یا نہ آئے۔ اس لئے میں ۲۴/- کی مزید رقم بذریعہ پوسٹل آرڈر بھیج کر ۵۰/- روپے بارھویں سال کے پورے ادا کرتا ہوں حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کریں۔

تحریک جدید کے مجاہدوں کو خواہ دفتر اول کے بارھویں سال کے مجاہد ہوں۔ یا دفتر دوم کے سال دوم کے۔ انہیں معلوم رہنا چاہیئے کہ جو مجاہد اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک مرکز میں سو فی صدی داخل کریں گے۔ ان کے نام نہ صرف حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ اخبار الفضل میں بھی فہرست شائع کر دی جائیگی۔ تاکہ ان کو اور دوسرے احباب کو علم ہو جائے۔ کہ وہ اپنے وعدے ایفا کر چکے۔ اور یہ نام حضور کی خدمت میں دعا کیلئے پیش ہو چکے۔

سنگاپور سے جمعدار عبد القیوم صاحب نے لکھا ہے۔ کہ گیارھویں سال کی رقم ۱۵۰/- ارسال ہے۔ اور بارھویں سال کے ۱۵۷/- بھی ۳۱ مارچ سے قبل ارسال کر دوں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ اور اسی طرح لفٹیننٹ ربیع الزمان خان صاحب نے گیارھویں سال کا ۵۴/- روپے ارسال کر کے لکھا ہے کہ بارھویں سال کے ۶۱/- بھی انشاء اللہ تعالیٰ مارچ تک ادا کرنے کی جدوجہد کر رہا ہوں۔

یک شید اے جوانان تا بدن قوت شود پیدا
فنانشل سکرٹری تحریک جدید

ضروری اعلان

احباب الفضل کی ایک اشاعت میں ست بچن ٹریکٹ کے متعلق سکھ دوستوں کی کچھ آراء ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھ صاحبان کے تعلیم یافتہ طبقہ نے اُسے بہت پسند کیا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کی خریداری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اپنے ملنے جلنے والے سکھ دوستوں کے نام اس کو جاری کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز کوشش فرمائیں کہ سکھ دوست اس کے خریدار بھی ہوں۔ تا ہم اپنے سکھ دوستوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے واقف کروا کر اسلام کے قریب لا سکیں۔ اور اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے کشف کو جلد از جلد پورا کرنے کا موجب بن سکیں

ناظر دعوۃ و تبلیغ

تقرر عہدہ داران

آئندہ کیلئے مولوی شمس الدین صاحب کو آڈیٹر جماعت احمدیہ کوٹ کیورہ فریدکوٹ چوہدری عطاء اللہ صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سوہاوہ۔ اور چوہدری نصر اللہ خانصاحب کو آڈیٹر جماعت احمدیہ کھے دتکے عالی مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

ضرورت

بمبئی میں ایک دوست کو جن کا بجلی کے سامان کا کاروبار ہے۔ ایک مستعد دیانتدار اور مخلص احمدی کی ضرورت ہے۔ جو بک کیپنگ کے متعلق ڈبل انٹری سسٹم پر حساب کتاب اچھی طرح رکھ سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ۱۵۰/- روپے تک ماہوار دی جاسکتی ہے درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوائیں:۔

(ناظر امور عامہ)

تجارتی اطلاعات

گیہوں اور چنے کے وعدے کے سودوں اور "اختیاری سودوں" کی ممانعت کردی گئی ہے :-

---

دواؤں کی انتہائی تھوک اور خوردہ قیمتیں کم کردی گئی ہیں۔ بعض نئی دواؤں اور بیشتر خواربجوں کی خوراکوں کی قیمتیں پہلی دفعہ سرکاری طور پر مقرر کی گئی ہیں۔ جن کا نفاذ ۲ مارچ ۱۹۴۶ء سے ہوگا۔

اب برطانیہ سے دوائیں برآمد کرنے والوں کو زیادہ سہولتیں میسر آگئی ہیں اور ہندوستان سلطنت کے کئی ملکوں سے اجازت ناموں کی دوائیں درآمد کر سکے گا۔ صرف چند دوائیں مستثنیٰ کی گئی ہیں

برطانوی کارخانے الارم کلاک بجلی سے چلنے والے کلاک اور دوسرے قسم کے کلاک لاکھوں کی تعداد میں تیار کر رہے ہیں ان کی تقریباً ایک تہائی تعداد برآمد کی جائیگی

خام ربڑ نمبر آر۔ ایم۔ اے چادروں دگرد یا نمبرا) کی قیمت سو روپیہ فی سو پاؤنڈ کے بجائے ۷۷ روپے ۵ آنے فی سو پونڈ کردی گئی ہے۔ دوسرے گردیوں کی قیمتیں بھی کم کردی گئی ہیں۔

برطانیہ ایک سال میں ایک لاکھ نئے ٹیلی ویژن سیٹ تیار کرے گا۔ اور ایک سیٹ کی قیمت ۴۵ پونڈ ہوگی۔

موٹر سائیکلوں کی درآمد شروع ہوگئی ہے اور ان کی خوردہ قیمتیں مقرر کردی گئی ہیں یہ قیمتیں بندرگاہوں کے لئے ہیں۔ اندرون ملک کے مقامات کے لئے ان قیمتوں میں مناسب اضافہ کیا جا سکیگا۔ بعض خاص ساختوں کی سائیکلوں کی انتہائی تھوک اور خوردہ قیمتیں بھی مقرر کردی گئی ہیں۔

اب ڈی۔ سی برقی موٹروں۔ جنیٹر اور جنیٹر رٹینگ۔ سیٹ کی فروخت کیلئے سرکاری اجازت نامے حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہی

غیر آہنی مرکب دھاتوں کی انتہائی خوردہ قیمتیں مقرر کردی گئی ہیں۔ مثلاً مصنوعی چاندی وغیرہ :-

---

حکومت بنگال نے زراعتی ترقی کا ایک پانچ سال کا پروگرام بنایا ہے۔ جس پر عمل اپریل ۱۹۴۶ء سے عمل ہوگا۔ اس سے بعد جنگ کی تعمیر جدید کا ایک بورڈ قائم کیا ہے۔ صوبہ بمبئی میں کمیٹیوں کی احاطہ بندی کے ذریعہ زراعتی پیداوار میں ۲۰ سے ۳۰ فی صدی تک اضافہ ہوا۔ اور چارہ کی پیداوار بھی بڑھ گئی۔
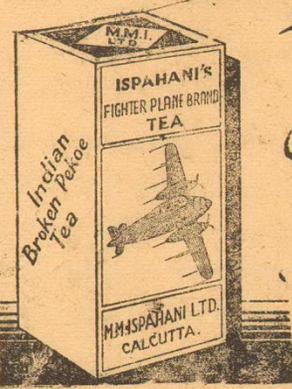
ضروری تصحیح

۸ جنوری کے الفضل میں وصیت نمبر ۹۱۰۲ ہمشیرہ بیگم صاحبہ زوجہ لفٹیننٹ عبد اللطیف صاحب چھپی ہے۔ اس میں مہر بجائے ۴۵۰ روپے کے صرف ۵۰۰ چھپا ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرما دیں۔

(بہشتی مقبرہ)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ر فروری۔ کمی خوراک کی وجہ سے ساری دنیا میں سخت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ صدر ٹرومین نے امریکہ کے کسانوں سے زیادہ اناج پیدا کرنے اور بہتر صورت میں سٹاک کرنے کی اپیل کی ہے۔ مسٹر ڈی ویلرا نے آئرلینڈ کے زمینداروں سے اناج کی حالت بہتر بنانے کی اپیل کی ہے۔ انزا کے سیکرٹری جنرل نے اتحادی اقوام کی مجلس سے استدعا کی ہے۔ کہ وہ خوراک کی کمی کو اپنے ایجنڈا کا ایک خاص حصہ بنائیں۔ اور مصیبت کو دور کرنے کے لئے مفید تجاویز سوچیں۔ چنانچہ کئی روز سے اس موضوع پر اتحادی اقوام کی اسمبلی میں بحث ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں تشویشناک صورت ہوتی جا رہی ہے۔ موجودہ فصل ملک کی ضروریات کو پورا نہ کر سکے گی۔ حکومت ہند کا ایک وفد اناج کے مطالبہ کے لئے برطانیہ اور امریکہ روانہ ہو گیا ہے۔ مگر روس اس وقت تک خاموش ہے۔

بغداد ۱۱ر فروری۔ قاہرہ اور سکندریہ کے کئی ہزار طلباء اور مزدوروں نے برطانیہ کے خلاف مظاہرے کئے۔

کولمبو ۱۱ر فروری۔ لنکا کے رہنے والوں نے ایک دن ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ہڑتال حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف ہے۔ کہ ہندوستانیوں اور لنکا کے لوگوں میں جو اختلاف ظاہر کیا جاتا ہے۔ ملک میں اس کے لئے کوئی آئین نہیں ہے۔

دہلی ۱۱ر فروری۔ لوگوں کو تقریباً ۳۵ کروڑ اینٹیں کنٹرول قیمت پر مل سکیں گی۔ اور اینٹوں کی پیداوار بھی بڑھ جائے گی۔ اس کے علاوہ سیمنٹ۔ عمارتی لکڑی اور لوہے کی چیزیں نسبتاً ارزاں قیمت پر حاصل ہو سکینگی۔

دہلی ۱۱ر فروری۔ مارچ ۱۹۴۵ء کے تخمینہ کے مطابق ہندوستانی چائے کی فاضل مقدار ۳۷ کروڑ ۵۵ لاکھ پونڈ ہے۔ اس مقدار کے علاوہ مزید دو کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ چائے برآمد کی جا سکے گی۔

دہلی ۱۱ر فروری۔ ہندوستان میں فتح کی یادگار کے خاص ٹکٹ جاری کئے گئے ہیں جو دو پیسہ تین پیسہ۔ ایک آنہ۔ ڈیڑھ آنہ۔ ساڑھے تین آنہ اور بارہ آنہ والے ہیں۔ یہ ٹکٹ ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۶ء تک خریدے جا سکتے ہیں۔

دہلی ۱۱ر فروری۔ طیارہ کی رفتار کو بڑھانے کے لئے برابر کوشش اور تحقیق جاری ہے۔ چند قسم کے طیارے ایسے ہیں۔ جو آواز کی رفتار ۵۵۰ فٹ فی سیکنڈ کے حساب سے پرواز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہیں مزید ترقی دی جا رہی ہے۔

دہلی ۱۱ر فروری۔ یکم فروری ۱۹۴۶ء سے انہی شرائط کے تحت جو جنگ سے قبل تھیں۔ ہانگ کانگ کو عام منی آرڈر بھیجنے کی سروس دوبارہ جاری ہو گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۱ر فروری۔ ہندوستان کی پیداوار خصوصاً چھوٹے ریشہ کی روئی اور تمباکو کو جن کی اس ملک میں کافی فالتو مقدار موجود ہے۔ باہر بھیجنے کے امکانات تلاش کرنے کی غرض سے حکومت ہند کا محکمہ تجارت فوری طور پر ایک وفد چین بھیج رہا ہے۔ اس وفد میں محکمہ تجارت کے مسٹر کے۔ کے چیتور صدر کی حیثیت سے اور تجارتی اداروں کے تین نمائندے شامل ہوں گے۔

لنڈن ۱۱ر فروری۔ برطانیہ کے ۴۰ سائنس تجربہ گاہوں پر کارخانے ۱۰ لاکھ پونڈ سالانہ خرچ کر رہے ہیں۔ اب ان کا کام دوگنا کر دیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے ہر ایک صنعت و حرفت کو ترقی حاصل ہو گی۔

لنڈن ۱۱ر فروری۔ عورتوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ انہیں اتحادی قوموں کی مجلس میں نمائندگی دی جائے۔ اور عورتوں کی حیثیت کے تعیین کے بارے میں کمشن مقرر کیا جائے۔ یہ تجویز وزیر ہند کی بیوی لیڈی پیتھک لارنس نے پیش کی۔ وہ عورتوں کی اس بین الاقوامی مجلس کی صدر ہیں۔ جو عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دینے کا مطالبہ کر رہی ہے۔

پیرس ۱۱ر فروری۔ جرمنی کے تاوان میں ہندوستان کا حصہ بنیادی مدوں کے تحت ۲ فی صدی اور مشینری سامان سرمایہ اور سازوسامان کی مد کے تحت ۷ر ۲ فی صدی ہے۔

دہلی ۱۰ر فروری۔ گورکھا رائفلز کے جمعدار پورن سنگھ کے خلاف جو انڈین نیشنل آرمی میں میجر بن گئے تھے۔ پانچویں کورٹ مارشل کے روبرو مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے جمعدار پورن سنگھ کے خلاف چند اشخاص کو گولیوں سے زخمی کرنے اور ایک شخص کو لاٹھی سے پیٹنے کا الزام ہے۔

واشنگٹن ۱۰ر فروری۔ مسٹر جیمز برنز وزیر خارجہ امریکہ نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اٹلی کی نوآبادیات لیبیا۔ ٹریپولی۔ ایریٹریا اور سمالی لینڈ کو دس سال کے لئے اتحادی اقوام کے انتداب میں دے دیا جائے۔ اس کے بعد ان نوآبادیات کو آزادی دے دی جائے۔

لاہور ۱۰ر فروری۔ کارپوریشن لاہور کے مدرسین نے اپنے مطالبات کے پیش نظر ۱۵ فروری سے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مدرسین کی ایسوسی ایشن نے وزیراعظم پنجاب کو مداخلت کے لئے تار دیا ہے۔

لاہور ۹ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب سیاسی اسیروں کی رہائی پر غور کر رہی ہے۔ غالباً چند پابندیاں لگا کر ان کو رہا کر دیا جائے گا۔

دہلی ۱۱ر فروری۔ وائسرائے ہند لارڈ ویول نے خوراک کی حالت پر مذاکرات کے لئے مسٹر جناح اور گاندھی جی کو مدعو کیا۔ آج شام مسٹر جناح نے آپ سے بہت دیر تک غذائی حالت پر تبادلہ خیالات کیا۔ گاندھی جی علالت کے باعث سفر کرنے سے معذور تھے۔ وائسرائے نے اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کو ان کے پاس بھیجا۔ تاکہ انہیں حالات سے باخبر کیا جائے۔ وائسرائے نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہندوستانی لیڈروں کا اس وقت حکومت سے تعاون کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسی وجہ سے انہیں حالات سے باخبر کیا جا رہا ہے تاکہ وہ اپنے اثر و نفوذ سے کام نکالیں۔

دہلی ۱۱ر فروری۔ پنڈت گووند مالویہ نے پچھلے سوموار کو مرکزی اسمبلی میں سیاسی نظربندوں اور آزاد ہند فوج کے سپاہیوں کے چھوڑ دینے کا ایک ریزولیوشن پیش کیا تھا کئی روز سے اس پر بحث ہو رہی تھی۔ آج پھر اسے زیر بحث لایا گیا۔ اور ابھی بحث ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ مجلس برخاست ہو گئی۔ مسٹر آصف علی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ آزاد ہند فوج کے بعض نوجوانوں نے ظلم و سختی سے کام لیا ہو۔ مگر اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو حالات سے مجبور ہو کر اور جاپان سے بچنے کے لئے اس میں شریک ہوئے۔ مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت نے آزاد ہند فوج پر مقدمہ چلا کر سخت غلطی کی ہے۔ اس نے خواہ مخواہ ان پر مقدمہ چلایا۔ لیکن پھر لوگوں کے شور سے گھبرا کر ان کو چھوڑ دیا۔ حکومت ہند کی اس کمزوری پر جب غیر ممالک نے سخت نکتہ چینی کی۔ تو حکومت نے کیپٹن عبدالرشید کو اس کا نشانہ بنایا۔ اور اسے سات سال کی قید کی سزا دے دی۔ سر فلپ میسن وار سیکرٹری نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ اس مقدمہ کی نوعیت پہلے مقدمہ سے جداگانہ تھی۔ اس پر بحث ملتوی ہو گئی۔

امرتسر ۱۱ر فروری۔ گندم دڑہ ۱۰/۲/۵ گندم اعلیٰ ۱۰/۱۲/- روپے پرانی باسمتی ۲۵/- نئی باسمتی ۲۳/۱۲/- روپے۔ چاول جھونا ۱۲/۹/- دیسی کپاس ۱۶/- ۔ توریہ ۱۵/۸/- روپے۔ تل سفید ۲۴/۸/- روپے۔ گڑ ۱۳/- سے ۱۵/- تک۔

بٹاویہ ۱۱ر فروری۔ کل سلطان شہریار نے اپنی کیبنٹ کے وزیروں کو ڈچ حکومت کی پیش کردہ تجاویز پر بحث کرنے کے لئے مدعو کیا۔ جلسہ میں یہ طے پایا۔ کہ ڈچ کمانڈر سے سر آرچیبالڈ کلارک کر کے مکان پر گفت و شنید کی جائے۔ کل سلامتی کونسل میں انڈونیشیا کے معاملہ پر الجھن پیدا ہو گئی۔ مسیو وشنسکی نے یوکرائن کے نمائندہ کے الزام کی حمایت کی۔ کہ برطانوی فوجوں کا وہاں رہنا خالی از خطرہ نہیں ہے۔

منیلا ۱۱ر فروری۔ فلپائن کے سابق کمانڈر جنرل ہوما کو آج پھانسی کی سزا دی گئی۔

کلکتہ ۱۱ر فروری۔ کامن ویلتھ ریلیشنز کے سیکرٹری نے کل ایک بیان میں بتایا۔ کہ ملایا میں اس وقت ۲۴ نظربند ہیں۔ جن پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ ان میں سے دو کو قید کی سزا دے دی گئی ہے۔ اور باقی پر اس الزام کی بناء پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ کہ ان کی جاپان سے سازباز تھی۔

بمبئی ۱۱ر فروری۔ بمبئی اسمبلی کے ۲۲ امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ جن میں دس کانگرسی۔ ۶ یورپین۔ ۴ مسلم لیگی۔ ایک آزاد اور ایک اینگلو انڈین ہے